117651 ـ ايك دن مقرر كر كے مسجد ميں نبى صلى الله عليہ وسلم كے متعلق كلام كرنا اور اسے ميلاد كا نام دينا

سوال

يہ تو معروف ہے كہ ميلاد النبى صلى اللہ عليہ وسلم منانا بدعت ہے، ليكن بہت سارے لوگ ميلاد مناتے ہيں ليكن اس غرض سے نہيں كہ جشن ميلاد النبى صلى اللہ عليہ وسلم، بلكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى تعريف اور آپ كى زندگى وغيرہ كے متعلق، اگر يہ چيز ولادت رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے دن نہ كى جائے تو كيا پھر بھى حرام ہے ؟
اور كيا فى ذاتہ ميلاد كا كلمہ ہى اس واقع كے حرام قرار ديا ہے، مثال كے طور پر اگر ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى تعريف وغيرہ الخ بغير ميلاد كا كلمہ استعمال كيے كروں تو كيا پھر بھى حرام ہو گا، اور اس ميں لوگوں كو كھانا بھى كھلايا جائے، ميں يہ سوال اس ليے كر رہا ہوں كہ آئندہ ہفتہ وار چھٹى پر شادى كے موقع پر رات كا كھانا ہے، اور اس ليے كہ لوگ جمع ہونگے ضيافت كرنے والوں نے يہ فيصلہ كيا ہے كہ كھانے كے بعد مسجد ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے تعريف كى مناسبت سے تقارير ہوں، اور انہوں نے اسے ميلاد كا نام ديا ہے، ليكن يہ دن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى ولادت كا دن نہيں ہے، اور نہ ہى جشن ميلاد النبى منايا جائيگا، ليكن صرف نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سيرت پر تقرير ہو گى، اور يہ انہوں نے رقص وغيرہ كے بدلے كيا تا كہ لوگ اس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى زندگى سے زيادہ استفادہ كر سكيں، برائے مہربانى كوئى نصيحت فرمائيں.
دوم: جب مسجد ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سيرت اور تعريف پر اجتماع كيا جائے اور حاضرين كو كھانا ديا جائے تو كيا يہ اجتماع حرام ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كسى بھى شخص كے ليے جشن ميلاد منانا مشروع نہيں، نہ تو انبياء كا اور نہ ہى كسى اور شخص كا؛ كيونكہ اس كا شرع ميں وجود نہيں ملتا، بلكہ يہ غير مسلمين يہود و نصارى سے ليا گيا ہے.

مزيد آپ سوال نمبر (10070) اور (13810) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

جشن ميلاد يا سالگرہ كا جشن منانے كا مقصد يہ ہے كہ: كسى شخص كى ولادت كے دن اس كى سالگرہ كا جشن يعنى ميلاد منايا جائے، مثلا بارہ ربيع الاول جسے بعض لوگ خيال كرتے ہيں كہ يہ دن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى

پیدائش کا دن ہے، اس دن جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا.

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن کے متعلق تقاریر اور بات چیت کرنا یہ ہر وقت مستحب اور مشروع ہے، اور بات چیت کو میلاد کا نام نہیں دیا جاتا، جس طرح شادی کے فنگشن کو میلاد نہیں کہا جاتا.

لیکن بعض مسلمان علاقوں اور ملکوں میں یہ مشہور ہے کہ ہر وہ اجتماع اور جشن جو مشروع طریقہ پر کیا جائے جس میں نہ تو رقص اور موسیقی ہو اور نہ ہی مرد و عورت کا اختلاط تو وہ اسے میلاد سے موسوم کرتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں:

ہم شادی کے روز یا بچے کے ختنے والے دن میلاد منائینگے، تو لوگ کو وعظ کرنے کے لیے شخص آتا ہے، اور قرآن کی تلاوت کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے، تو اس تسمیہ یعنی اس کو میلاد کا نام دینے کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، اور نہ ہی یہ حکم پر اثر انداز ہوتا ہے.

چنانچہ شادی کا جشن مانے میں لوگوں پر کوئی حرج نہیں اور اس اجتماع میں بات چیت ہو سکتی ہے اور لوگوں کو خیر و بھلائی کا وعظ و نصیحت کیا جا سکتا ہے، یا پھر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے اوصاف و شمائل بیان کرے تو یہ مشروع ہے، اور یہ بدعتی جشن میلاد میں شامل نہیں ہوتا.

اور بغیر کسی دن کو مخصوص کیے اور اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھے بغیر مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لیے اجتماع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا ولادت کا دن، یا پندرہ شعبان، یا معراج اور اسراء کے دن ایسا نہیں کیا جائے کیونکہ یہ بدعت ہے، بلکہ اس طرح کے ایام کے علاوہ باقی سارے ایام میں کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور حاضرین کو کھانا کھلانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہو گا، اور چاہیے کہ یہ حکم پھیلایا جائے کہ اسے میلاد سے موسوم نہ کریں، اور نہ ہی یہ جشن میلاد کا حکم رکھتا ہے، تا کہ یہ گمان ہی نہ کیا جائے کہ یہ میلاد کا جشن مشروع ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے، اور لوگوں میں اس کو پھیلانے کی توفیق دے.

واللہ اعلم .